احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 27 دسمبر 2013ء

روزنامہ الفضل
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 27 دسمبر 2013ء 23 صفر 1435 ہجری 27 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 293

نماز استسقاء

ایک دفعہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کے حضور عرض کرنے لگے۔ ’’اے میرے مولیٰ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ابر رحمت کی امید رکھتے ہیں۔‘‘ ابھی آپ اپنی جگہ ہی کھڑے تھے کہ بارش برسنے لگی! اسی دوران آپ کے پاس کچھ بدو آئے اور عرض کی کہ امیر المومنین ہم فلاں وقت فلاں جگہ تھے کہ ہم نے ایک بادل دیکھا جس سے نداء آرہی تھی ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے! ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے!

(کرامات اولیاء سیاق ماروی من کرامات امیر المومنین ابی حفص ترجمہ از اسوۂ صحابہ رسول: حافظ مظفر احمد صاحب)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’جن دنوں میں مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی صاحب سے تعلیم پاتا تھا ایک دن ظہر کی نماز جماعت سے مجھ کو نہ ملی۔ جماعت ہو چکی تھی اور میں کسی سبب سے رہ گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابل بخشش ہی نہیں۔ خوف کے مارے میرا رنگ زرد ہو گیا۔ مسجد کے اندر گھسنے سے بھی ڈر معلوم ہوتا تھا۔ وہاں ایک باب الرحمت ہے اس پر لکھا ہوا ہے۔ یعبادی الذین اسرفوا (-) اس کو پڑھ کر پھر بھی بہت ڈرتا ہوا اور حیرت زدہ سا ہو کر مسجد کے اندر گھسا اور بہت ہی گھبرایا۔ جب میں منبر اور حجرہ شریف کے درمیان پہنچا اور نماز ادا کرنے لگا تو رکوع میں مجھے جس خیال نے بہت زور دیا وہ یہ تھا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة اور جنت تو وہ مقام ہے جہاں جو التجا کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ پس میں نے دعا کی الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دیا جائے۔‘‘

(مرقاۃ الیقین ص 82)

’’ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں درس دیتے ہوئے اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو شدید ضعف ہو گیا بیٹھ گئے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ چلنے کی قوت نہ رہی چارپائی پر اٹھا کر لائے۔ مگر راستے میں جب بیت مبارک کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ مجھے گھر نہ لے جاؤ بیت میں لے جاؤ۔ بمشکل تمام بیت کی چھت پر پہنچ کر نماز پڑھی اور باوجود تکلیف کے نماز مغرب کے بعد ایک رکوع کا درس دیا۔ پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر تک لائے گئے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 559)

چودھری غلام محمد صاحب بی۔اے نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو رپورٹ دی کہ آپ کے فرزند عزیز عبدالحئی (جو ان دنوں بورڈنگ میں داخل تھے) باقاعدہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ اس پر آپ نے اپنی جیب سے ان کو ایک روپیہ عطا کر کے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہیے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 546)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آخری عمل بھی نماز تھا۔ 13 مارچ 1914ء کو آپ بعد دوپہر 2 بجکر 20 منٹ کے قریب عین حالت نماز میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 511)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) فرماتی ہیں:

’’حضرت مصلح موعود باجماعت نماز تو مختصر پڑھاتے تھے لیکن علیحدگی میں جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو آپ کو عبادت الٰہی میں اتنا انہماک ہوتا تھا کہ پاس بیٹھنے والا محسوس کرتا تھا کہ یہ شخص اس دنیا میں نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس طرح روتے کہ پاس بیٹھنے والا آواز سنے، بہت کم دیکھا ہے لیکن آنکھوں سے رواں آنسو ہمیشہ نماز پڑھتے میں دیکھے۔ چہرہ کے جذبات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا اپنی جان اور اپنا دل ہتھیلی پر رکھے اللہ تعالیٰ کی نذر کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کا بڑے سے بڑا حادثہ اور بڑے سے بڑا واقعہ بھی آپ کی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف سے ہٹا نہیں سکے گا۔

نماز باجماعت کا اتنا خیال تھا کہ جب بیمار ہوتے اور بیت الذکر نہ جا سکتے تو گھر ہی میں اپنے ساتھ عموماً مجھے کھڑا کر لیا کرتے اور جماعت سے نماز پڑھا دیتے تاکہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہو جائے۔ سوائے گزشتہ چند سال کی بیماری کے کہ بالکل صاحب فراش ہو گئے تھے۔ اور لیٹے لیٹے یا کرسی پر نماز پڑھتے تھے۔‘‘

(مصباح جنوری 1967ء)

ایم ٹی اے اللہ کا احسان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے بھی نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 663)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

درج ذیل آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

☆ ریڈیالوجسٹ
☆ پیتھالوجسٹ
☆ آئی سپیشلسٹ
☆ گائنی رجسٹرار (لیڈی ڈاکٹر)
☆ میڈیکل/سرجیکل رجسٹرار
☆ اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ

کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے ایڈمنسٹریشن آفس سے 047-6215646 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رپورٹ مرتبہ: مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کا 65واں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ امریکہ کا 65 واں جلسہ سالانہ 28 تا 30 جون 2013ء پنسلوانیا سٹیٹ کے شہر (HARRISBERG) کے ایک وسیع و عریض COMPLEXFARM SHOW میں منعقد ہوا۔

دور و نزدیک سے آنے والوں کی تعداد ماشاءاللہ ساڑھے چھ ہزار تک پہنچی۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم وسیم حیدر صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم مرزا نصیر احسان صاحب اور افسر خدمت خلق صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈاکٹر رانا بلال احمد صاحب تھے۔

ہر روز نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ہونے کے ساتھ ساتھ درس القرآن اور درس الحدیث بھی دیا جاتا رہا۔ پہلے دن نماز تہجد ہمارے نائیجیرین بھائی مکرم مبارک احمد صاحب نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ پڑھائی اور دوسرے دن عزیزم زین العابدین صاحب آف بالٹی مور نے پڑھائی، مکرم مولانا سلمان طارق صاحب نے درس الحدیث دیا اور مکرم مولانا نعمان صاحب نے درس القرآن دیا۔

حضور انور ان دنوں میں جبکہ امریکہ میں جلسہ ہو رہا تھا جرمنی کے جلسہ میں رونق افروز تھے اور آپ نے جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جماعت احمدیہ امریکہ کی یہ خوش قسمتی تھی کہ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جلسہ امریکہ کے انعقاد اور دعا کا بھی اعلان فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ کی ایک خاصی تعداد نے لائیو خطبہ سنا اور جلسہ گاہ میں بھی اس خطبہ کو دوبارہ سنایا گیا اور پھر جلسہ کے آخری دن خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام حاضرین جلسہ نے ہمہ تن گوش ہو کر حضور کا جرمنی سے نشر ہونے والا خطاب بھی سنا اور حضور کے ساتھ دعا میں بھی شامل ہوئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

27 جون کی شام کو محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور تمام افسران، نائب افسران، ناظمین و معاونین سے خطاب کیا۔

پرچم کشائی

اگلے روز مورخہ 28 جون 2013ء کو نماز جمعہ سے قبل محترم امیر صاحب نے قریباً 1:45 بجے دوپہر کو لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔

جلسہ کا پہلا سیشن

28 جون کی سہ پہر جلسہ سالانہ امریکہ کا پہلا سیشن مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم اور ان کے ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔

آپ نے سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے کامیابی کے ساتھ منعقد ہونے کی دعا کی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کو بھی جو جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور دعا پر مشتمل تھیں بیان کیا جس میں آپس میں محبت و اخوت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے اور تمام مقررین کو توجہ سے سننے کی ہدایت و تلقین فرمائی تھی۔

اس کے بعد ایک سپینش نواحمدی Mr. Usman Osvaldo نے سپینش میں تقریر کی کہ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھا ہے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جلسہ میں دیکھ کر ان کا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے۔

جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ لاس انیجلز کی تھی تقریر کا عنوان تھا۔ ''نماز باجماعت ہماری پہچان''۔

اس اجلاس کے دوسرے مقرر مکرم فلاح الدین شمس صاحب تھے، آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''اِنّی معك یا مسرور''۔

تیسرے مقرر مکرم سید وسیم احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید تھے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا of ...... I Shall give you a large party اس تقریر پر آج کا یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

29 جون 2013ء ہفتہ کے دن پہلا اجلاس مکرم امیر جماعت امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم اور ان کے ترجمہ کے بعد پہلی تقریر مکرم رضوان حمید خان صاحب مربی سلسلہ کی تھی، آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''حیا و عفت''۔

دوسری تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر رانا بلال احمد صاحب کی تھی آپ کی تقریر ''نشہ آور چیزوں کی ممانعت کے بارے میں دینی ہدایات'' پر تھی۔

ان کے بعد مکرم جلال لطیف صاحب کی تقریر تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا " Raising a Rightious Generation ", A Fathers Role" یعنی تربیت اولاد کہ وہ متقی ہو۔ اس ضمن میں باپ کا کیا رول اور کردار ہونا چاہئے۔

ان کے بعد مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر امریکہ اور مربی سلسلہ کی تقریر تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ''نوجوان صحابہ رسولؐ جنہوں نے اپنی جوانی میں خدا کو پایا''

اس تقریر کے بعد امیر صاحب امریکہ نے انصار اللہ یو ایس اے اور خدام الاحمدیہ میں اوّل آنے والی مجالس کو علم انعامی بھی دیئے اور تعلیمی ایوارڈ و اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔

دوسرا سیشن بھی مکرم امیر صاحب جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی زیر صدارت تلاوت و نظم سے شروع ہوا۔ اس سیشن کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں غیر مذاہب اور غیر از جماعت مہمانان کرام کو بھی بلایا گیا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ نے ''آنحضرت ﷺ امن کے پیغامبر'' کے عنوان پر تقریر کی۔

محترم امیر صاحب نے امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کو دعوت دی کہ وہ مہمانان کا تعارف کرائیں۔ چنانچہ اس موقع پر درج ذیل مہمانوں نے خطاب کیا۔

پہلے مہمان مقرر MR.CHARLES W DENT تھے آپ PA سٹیٹ کے کانگرس مین ہیں۔ آپ نے سب کو خوش آمدید کہا اور جماعت کی مساعی کو سراہا کہ آپ کی جماعت امن و انصاف کے پرچار کرنے میں جس طرح کام کر رہی ہے وہ ایک مثال ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کی ''برداشت'' کی پالیسی بھی بہت زبردست ہے۔

دوسری مقرر ہیرس برگ کی MAYER محترمہ LINDA THOMPSON تھیں۔ انہوں نے بھی حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا انہوں نے کہا کہ یہ میرا تیسرا موقعہ ہے کہ میں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ انہوں نے گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بھی جلسہ سالانہ میں آمد کا محبت کے ساتھ ذکر کیا کہ وہ دنیا میں امن اور آزادی کے علمبردار ہیں۔ نیز دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔

تیسرے مقرر MR. ERIC TREENE تھے آپ ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس اینڈ سول رائیٹس کے عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر 4 جولائی کو یوم آزادی کی تقریب بھی مناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں مکمل مذہبی آزادی ہے یہی وجہ ہے کہ لاکھوں لوگ اپنے ملکوں کو چھوڑ کر یہاں آکر آباد ہوتے ہیں۔

مکرم امجد محمود خان صاحب نے اس کے بعد اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ ہر سال Humanitarian Award دیتی ہے اس سال یہ ایوارڈ دو آدمیوں کو دینے کا اعلان کرتی ہے۔ پہلے شخص کانگرس مین Mr. FRANK WOLF OF VIRGINIA اور دوسرے DR. KATRINA SWETT آپ انٹرنیشنل مذہبی آزادی کمیشن کی صدارت کرتی ہیں۔

اس کے بعد اگلے مہمان MR. ASAD AHMAD تھے۔ آپ ایک مؤرخ اور BARKLEY یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

انہوں نے بہت اچھی بات کہی کہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں میں آپس میں بہت ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔ مگر اس دور میں یہ مفقود ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد MR. LINCOLN STEED جو کہ 7th ڈے چرچ کے عالمی سطح پر لبرٹی کے ایڈیٹر اور مذہبی آزادی کے پبلک آفیسرز کے نمائندہ ہیں۔ انہیں خاکسار نے جلسہ پر آنے کی دعوت دی تھی۔ اس سے قبل انہوں نے اپنے لبرٹی میگزین میں خاکسار کے تین مضمون بھی شائع کئے تھے۔ نیز اپنے ٹی وی چینل کے لئے خاکسار کے 6 انٹرویو بھی ریکارڈ کئے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت مسلمانوں اور عیسائیوں اور دیگر مذاہب میں آپس میں بڑی کشمکش پائی جاتی ہے اور یہ ایک دوسرے کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں جو کہ درست بات نہیں ہے۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کے لئے مذہبی آزادی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

آخری تقریر محترمہ KECIA ALI کی تھی۔ یہ باسٹن یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کیا کہ وہ گیانا میں اپنے خاوند کے ساتھ گئیں اور نماز پڑھنے کے لئے جب ایک مسجد میں گئیں تو انہیں وہاں مسجد میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ اس کے بعد وہ ایک اور (بیت) میں گئیں تو انہوں نے مجھے (بیت) کے اندر نماز جمعہ کے لئے آنے دیا اور وہ احمدیہ (بیت) تھی۔ یہ احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم مجید احمد بشیر صاحب

حرمت رسول ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں

آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ صحافت کا بہانہ بنا کر ایک بار پھر فخر کائنات، فخر موجودات سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخانہ رویہ اپناتے ہوئے امریکہ میں بعض عناصر نے آپؐ کے خلاف اپنا بغض نکالنے اور عالم اسلام کے خلاف منافرت پھیلانے کے لئے انتہائی غلیظ فلم اور بے ہودہ خاکے اور کارٹون بنائے۔ قدرتی طور پر ایک احمدی کے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ صورت حال ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ابتداء سے ہی حق و باطل اور نور و ظلمت کے درمیان جنگ جاری رہی ہے۔ بعض لوگوں کی تو یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مرسلین کے مقابل پر کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ لیکن سنت اللہ یہی رہی ہے کہ جیت ہمیشہ حق اور نور کی ہی ہوتی رہی ہے اور مخالفین بالآخر ناکام اور خائب و خاسر ہی ہوئے ہیں۔

سیرت النبی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ رحمۃ للعالمین کے عظیم منصب پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت کے طور پر۔ (سورۃ الانبیاء:108)

ہر دوست اور دشمن حتیٰ کہ آپ کو دُکھ دینے ستانے اور ایذا دینے والے بھی اس رحمت کے طفیل بسا اوقات انعام و اکرام سے نوازے گئے۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں اور یہ گستاخی کرنے والے ہر طرح کے لوگ تھے۔ آپ پر راکھ پھینکنے والے، راستے میں کانٹے بکھیرنے والے، پتھر مارنے والے، گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچنے والے، زہر دینے والے، تمسخر اور ٹھٹھا کرنے والے، گھر سے بے گھر کرنے والے اور کئی مرتبہ قتل کی کوشش کرنے والے سے ہوتی ہے۔ یہ گستاخ مشرک، کفار اور یہودی بھی تھے اور مسلمان منافقین بھی۔

عبداللہ بن ابی بن سلول جو مدینہ میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ معزز کہلاتا تھا۔ پیارے آقا آنحضرت ﷺ کو مدینہ سے نکال باہر کرنے کی کچھ یوں بات کرتا ہے۔

ترجمہ: وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔ (سورۃ المنافقون:9)

گستاخی اور توہین کے اس بدترین اظہار کے بعد بھی حضرت محمد ﷺ نے نہ صرف اس شخص کو کوئی سزا نہ دی بلکہ اس کی وفات پر اس کا جنازہ بھی پڑھایا۔

بلکہ ان تمام زیادتیوں کے جواب میں ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت ﷺ نے صرف اتنا ہی فرمایا وہ مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام محمدؐ ہے۔ (بخاری کتاب المناقب)

پھر آپؐ کے عاشق صادق بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کا دشمن عناصر کی مخالفانہ کارروائیوں، بے ادبیوں اور گستاخیوں کے جواب میں آپ کا ردّ عمل ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کے دور میں ایک پادری نے اپنی کتاب ''اندرونہ بائیبل'' میں نبی پاک ﷺ کی بے ادبی کی جس پر شیر خدا سیدنا حضرت مسیح موعود نے جو کہ آنحضرت ﷺ کی غیرت رکھنے والے تھے اس کو للکارا۔ جس پر اس نے اپنے اس فعل سے توبہ کی اور پھر کبھی آنحضور ﷺ کے خلاف نہ بولا۔

پھر ایک اور شخص آریہ پنڈت لیکھرام آنحضرت ﷺ کے خلاف دشنام دہی کرتا تھا اور آپ کو گالیاں دیتا تھا آپ نے نہ صرف ایسا کرنے والوں سے خود اعراض کیا بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی مجالس میں جانے سے منع فرمایا جہاں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں نازیبا کلمات کہے جاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک سفر کے دوران آپ وضو فرما رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام نے آپ کو دیکھا اور آپ کی خدمت میں آکر سلام عرض کیا۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ وہ سمجھا کہ شاید آپ نے سنا ہی نہیں۔ اس نے دوسری طرف سے آکر دوبارہ سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا اور بعد میں پوچھنے پر فرمایا کہ ''ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے'' جب وہ اپنی دریدہ دہنی سے کسی طور بھی باز نہ آیا تو آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو سنا اور اس کی دردناک موت کی خبر دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک دشمن کے بارے میں جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ 6 سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا یہ ان کے لئے نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہوا اور وہ بڑی دردناک موت مرا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 2006ء)

(الفضل 7/اپریل 2006ء ص3)

آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ رویہ حضرت مسیح موعود کو جس شدید صدمہ سے دوچار کرتا تھا اس کا اندازہ حضور کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھے نے پہنچایا ہے جو ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو حضرت خیر البشر ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول کریم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلائے عظیم سے نجات بخش۔''

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 15)

جماعت احمدیہ کے قیام کا بڑا مقصد آنحضرت ﷺ کی حقیقی عزت و حرمت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سچائی اور پاکیزہ زندگی پر کئے جانے والے تمام ناپاک اعتراضات کے حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں نہ صرف شافی جواب تحریر فرمائے ہیں بلکہ اپنی تحریرات اور ملفوظات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کو خوب نکھار کر پیش کیا ہے۔

1897ء میں ایک عیسائی نے ایک اشتعال انگیز کتاب ''امہات المؤمنین'' شائع کی اس پر 24 فروری 1898ء کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ حکومت وقت کو ایک تجویز دیتے ہوئے فرمایا:

''میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کو روکنے کے لئے بہتر طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرماوے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے اور صرف ان کتابوں کی بنا پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلّم اور مقبول ہوں اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلّم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے اور اگر گورنمٹ عالیہ یہ نہیں کر سکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرماوے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 195)

قبل ازیں حضرت مسیح موعود نے 22 ستمبر 1895ء کو 704 افراد کے دستخطوں کے ساتھ ایک نوٹس کے ذریعہ وائسرائے ہند سے درخواست کی تھی کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 298 میں توسیع کے ذریعہ قانوناً ہر مذہبی فرقہ کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسا اعتراض کسی دوسرے فرقہ پر نہ کرے جو خود اس کی الہامی کتاب یا پیشوا پر وارد ہوتا ہو اور دوسرے فرقوں کی صرف انہی کتابوں پر اعتراض کیا جائے جو اس کے نزدیک مسلّم ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 538)

آپ کے دلی دکھ کا اندازہ آپ کی درج ذیل تحریر سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''ہمارے مذہبی مخالف صرف بے اصل روایات اور بے بنیاد قصوں پر بھروسہ کر کے جو ہماری کتب مسلّمہ اور مقبولہ کی رو سے ہرگز ثابت نہیں ہیں بلکہ منافقوں کی مفتریات ہیں۔ ہمارا دل دُکھاتے ہیں اور ایسی باتوں سے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں اور گالیوں تک نوبت پہنچاتے ہیں جن کا ہماری معتبر کتابوں میں نام و نشان نہیں۔''

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 84)

حضرت مسیح موعود نے ایک ایسی جماعت قائم فرمائی جو آپ کے بعد خلافت احمدیہ کی زیر قیادت ساری دنیا میں آنحضرت ﷺ کی عزت و عظمت و حرمت کے قیام کے لئے کوشاں ہیں اور مختلف ادوار میں جب جب آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف گستاخانہ رویہ اپنایا گیا امام الزمان کی دی ہوئی تعلیم کے تحت خلفائے احمدیت نے نہ صرف جماعت کی بھرپور رہنمائی فرمائی بلکہ جماعت کیلئے ٹھوس لائحہ عمل بھی تجویز فرمایا جس کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے توہین رسالت کی روک تھام کے لئے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ گرانقدر اور ٹھوس مساعی کی توفیق پائی ہے۔ الحمدللہ

1927ء کے آخر میں ایک دریدہ دہن آریہ نے کتاب ''رنگیلا رسول'' شائع کی اور امرتسر کے ایک ہندو رسالہ ''ورتمان'' نے آنحضرت ﷺ کی شان مبارک کے خلاف انتہائی دل آزار مضمون لکھا تو خلیفۃ المسیح الثانی نے آنحضرت ﷺ کی ناموس و حرمت کی حفاظت کیلئے ملکی سطح پر ایک مہم شروع فرمائی مومنین کی راہنمائی بھی کی اور حکومت کو بھی اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے فوری کارروائی کی طرف توجہ دلائی حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے

ہوئے فرمایا کہ

"کہ اے بھائیو! میں دردمند دِل سے پھر آپ کو کہتا ہوں کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے۔ وہ بُزدل ہے کیونکہ وہ اپنے نفس سے دب گیا۔ بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کر لیتا ہے اور جب تک اسے پورا نہ کرے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اسلام کی ترقی کیلئے تین باتوں کا عہد کرو۔ اول یہ کہ آپ خشیت اللہ سے کام لیں گے اور دین کو بے پرواہی کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ دوسرے یہ کہ تبلیغ اسلام سے پوری دلچسپی لیں گے۔ اور اس کام کے لئے اپنی جان اور اپنے مال کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ تیسرے یہ کہ آپ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔"

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 555)

مجالس سیرت النبیؐ کی تجویز

جب آنحضرت کی شان مبارک کے خلاف گستاخیاں انتہا کو پہنچ گئیں اللہ تعالیٰ نے اس اہم تحریک کی تجویز حضور کے دل میں 1927ء کے آخر میں القا فرمائی۔ آپ سب و شتم کی گرم بازاری کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچے کہ جب تک آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی کے حالات اور آپ کے عالمگیر احسانات کے تذکروں سے ہر ملک کا گوشہ گوشہ گونج نہیں اُٹھے گا اس وقت تک مخالفین اسلام کی قلعہ محمدی پر شورش بدستور جاری رہے گی آپ فرماتے ہیں:۔

"لوگوں کو آپ پر (یعنی آنحضرت ﷺ) حملہ کرنے کی جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اسی لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سوانح پر اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے حالات زندگی اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے اور کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے... ....پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور ہر سال خاص انتظام کے تحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے تا کہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 29)

آپ کا یہ کارنامہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے جس نے نہ صرف برصغیر ہندوپاک کی مذہبی تاریخ پر بلکہ دنیا بھر میں بہت گہرا اثر ڈالا اور یہ سکیم عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کرتی گئی۔ مجالس سیرت النبی کی کامیابی ایسے رنگ میں ہوئی کہ بڑے بڑے لیڈر دنگ رہ گئے اور اخباروں نے اس پر بہت عمدہ تبصرے شائع کئے۔ مثلاً اخبار "کشمیری" لاہور نے 17 جون کی شام کے عنوان سے 28 جون 1928ء کو یہ تبصرہ شائع کیا:۔

"مرزا بشیر الدین محمود احمد جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفۃ المسیح کی یہ تجویز کہ 17 جون کو آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت پر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں لیکچر اور وعظ کئے جائیں باوجود اختلافات عقائد کے نہ صرف مسلمانوں میں مقبول ہوئی بلکہ بے تعصب امن پسند صلح جو غیر مسلم اصحاب نے 17 جون کے جلسوں میں عملی طور پر حصہ لے کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ 17 جون کی شام کیسی مبارک شام تھی کہ ہندوستان کے 1000 سے زیادہ مقامات پر بیک وقت و بیک ساعت ہمارے برگزیدہ رسول کی حیات اقدس ان کی عظمت ان کے احسانات و اخلاق اور ان کی سبق آموز تعلیم پر ہندو، مسلمان اور سکھ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے اگر اس قسم کے لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری رکھا جائے تو مذہبی تنازعات و فسادات کا فوراً انسداد ہو جائے۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہی اسلوب ہمیں حضرت مسیح موعود نے سکھائے کہ اس قسم کی حرکت کرنے والوں کو سمجھاؤ۔ آنحضرت ﷺ کے محاسن بیان کرو، دنیا کو ان خوبصورت اور روشن پہلوؤں سے آگاہ کرو جو دنیا کی نظر سے چھپے ہوئے ہیں اور اللہ سے دعا کرو کہ یا تو اللہ تعالیٰ ان کو ان حرکتوں سے باز رکھے یا پھر ان کی پکڑ کرے۔"

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

رشدی نے انتہائی توہین آمیز کتاب لکھی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبات بھی دیئے اور ایک کتاب بھی لکھوائی اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر واضح اور روشن کرنے کے لئے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔

اور اب تو آنحضرت ﷺ کی اہانت کرنے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کا رجحان ایک نیا رنگ اختیار کر رہا ہے۔ پہلے 2006ء میں ڈنمارک اور مغربی ممالک میں انتہائی غلیظ کارٹونوں کی اشاعت کی گئی اور اب امریکہ میں انتہائی بیہودہ فلم اور سپین میں شرمناک خاکوں اور کارٹونوں کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ان حالات میں ایک احمدی کے ردّعمل کا کیا طریق ہونا چاہئے اس بارہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار ہا جماعت کی راہنمائی فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی کی خوبیاں اور ان کے محاسن بیان کریں۔ تو یہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو دنیا کو دکھانے کا سوال ہے۔ یہ توڑ پھوڑ سے تو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے اگر ہر طبقے کے احمدی ہر ملک میں دوسرے پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی شامل کریں کہ تم بھی اس طرح پر امن طور پر یہ ردّعمل ظاہر کرو اپنے رابطے بڑھاؤ اور لکھو تو ہر ملک میں ہر طبقے میں اتمام حجت ہو جائے اور پھر جو کرے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔"

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگیں

آپ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود کے اس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اس زمانے میں جو آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے ہوئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود نے اور بعد میں آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپ کے خلفاء نے آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جماعت کی رہنمائی کی اور ردّعمل ظاہر کیا اور پھر جو اس کے نتیجے نکلے...... ہمارا ردّعمل ہمیشہ ایسا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے جس سے آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور اسوہ نکھر کر سامنے آئے۔ قرآن کریم کی تعلیم نکھر کر سامنے آئے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات پر ناپاک حملے دیکھ کر بجائے تخریبی کارروائیاں کرنے کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگنے والے ہم بنتے ہیں۔"

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

دلائل کے ساتھ ردّ کرنا.... قلمی جہاد

پھر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احمدی کا ردّعمل یہ تھا کہ انہوں نے فوری طور پر ان اخباروں سے رابطہ کیا...... حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے بارے میں بتایا کہ یہ ہمارا احتجاج اس طرح ہے ہم جلوس تو نہیں نکالیں گے لیکن قلم کا جہاد ہے جو ہم تمہارے ساتھ کریں گے...... بہر حال اس کا مثبت ردّعمل ہوا...... تو جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ہر ملک میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے خاص طور پر جو (دین) کے بارے میں جنگی جنونی ہونے کا جو تصور ہے اس کو دلائل کے ساتھ ردّ کرنا ہمارا فرض ہے...... اخباروں میں بھی کثرت سے لکھیں۔ اخباروں کو، لکھنے والوں کو سیرت پر کتابیں بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

عملی نمونہ

پھر فرمایا:

"پس دنیا کو آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ دنیا کو ہمیں بتانا ہو گا جو اذیت یا تکلیف تم پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی سزا آج بھی دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ اور اس کے رسول کی دلآزاری سے باز آؤ۔ لیکن جہاں اس کے لئے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے بارے میں دنیا کو بتانا ہے وہاں اپنے عمل بھی ہمیں ٹھیک کرنے ہونگے ...... ہمیں اپنے ظاہر اور باطن کو، اپنے قول اور فعل کو ایک کر کے یہ عملی نمونے دکھانے ہوں گے۔"

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

نہ بجھنے والی آگ

"آپ میں سے ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان، ہر مرد اور ہر عورت بے ہودہ کارٹون شائع ہونے کے ردّعمل کے طور پر اپنے آپ کو ایسی آگ لگانے والوں میں شامل کریں جو کبھی نہ بجھنے والی آگ ہو ...... جو ہمیشہ لگی رہنے والی آگ ہو۔ وہ آگ ہے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کی آگ جو آپ کے ہر اسوہ کو اپنانے اور دنیا کو دکھانے کی آگ ہو، جو آپ کے دلوں اور سینوں میں لگے تو پھر لگی رہے۔ یہ آگ ایسی ہو جو دعاؤں میں بھی ڈھلے اور اس کے شعلے ہر دم آسمان تک پہنچتے رہیں۔"

(الفضل 7 اپریل 2006ء)

فضائل درود شریف

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کو پوری دنیا کیلئے فضل اور رحمت کا ذریعہ بنایا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔"

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ بعد التشہد)

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا صرف آپ کے لئے دعائے رحمت نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی برکت سے اس دعا کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ درود شریف کا ذکر ہو رہا تھا تو انصار میں سے ایک نوجوان نے پوچھا کہ آلِ محمد سے کیا مراد ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سے ہر مومن مراد ہے۔

(درمنثور۔ تفسیر سورۃ احزاب آیت 56)

کسی بھی روحانی فیض کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ پر درود پڑھنا نہایت ضروری ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔کیونکہ میرا یقین تھا کہ خداتعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں ......تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں **ھٰذا بما صلیت علٰی محمد**‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131 حاشیہ)

ایک اور جگہ پر فرمایا:

’’اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دُعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24-25)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اپنی دعاؤں کی قبولیت کیلئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے،دنیا کی لغویات سے بچنے کے لئے اس قسم کے جو فتنے اُٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کے لئے،اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کے لئے،آنحضرت ﷺ پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔اس پرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کے لئے،اپنی نسلوں کو احمدیت پر قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ و ملٰئکتہ یُصلّونَ(۔)

(سورۃ الاحزاب:17)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(الفضل 7/اپریل 2006ء)

ہر فتح آسمان سے آتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

’’امام الزمان کی یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فتح آسمان سے آتی ہے اور آسمان نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ جس رسول کی تم ہتک کرنے کی کوشش کر رہے ہو اس نے دنیا پر غالب آنا ہے۔اور غالب جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا دلوں کو فتح کر کے آنا ہے کیونکہ پاک کلام کی تاثیر ہوتی ہے۔پاک کلام کو ضرورت نہیں ہے کہ شدت پسندی کو استعمال کیا جائے۔یا بیہودہ گوئی کا بیہودہ گوئی سے جواب دیا جائے اور یہ بدکلامی اور بدنوائی جو ان لوگوں نے شروع کی ہوئی ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ختم ہو جائے گی اور پھر اس زندگی کے بعد ایسے لوگوں سے خداتعالیٰ نپٹے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء،روزنامہ الفضل 20 نومبر 2012ء)

اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں

فرمایا:

’’یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام اس رسول پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اس عظیم نبی کی عزت و ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں۔اور جب دشمن بیہودہ گوئیوں میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام بھیجیں۔

(خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء روزنامہ الفضل 20 نومبر 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا عملی اظہار کرنے کی توفیق بخشے اور آپؐ کے وفاداروں اور حقیقی عشاق میں شامل فرمائے۔اور امام وقت کی ہدایات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ع

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفی نبیوں کا سردار

☆☆☆☆☆☆☆☆

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب ناظم رپورٹنگ

جماعت احمدیہ جرمنی کا 38 واں جلسہ سالانہ 2013ء

اللہ کے فضل سے جماعت جرمنی کو بھی امسال 28 جون 2013ء تا 30 جون 2013ء 38 واں جلسہ KARLSRUHE MESSE کے جدید سہولتوں سے آراستہ ائرکنڈیشنز ہالوں میں منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان ہالوں میں ایک بڑا ہال جسے DM ARENA کہتے ہیں مردوں کا جلسہ گاہ تھا جبکہ اس کے ساتھ والے ہال میں کھانے کے لئے چار بلاک جن میں ایک بلاک میں سینئر سٹیزن اور بیمار افراد کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت موجود تھی۔ایک بلاک میں زیر دعوت مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا نیز اسی ہال کے ایک حصہ میں جلسہ کے دوران رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ان ہالوں کے سامنے ہال نمبر ایک میں کھانے اور بچوں والی خواتین کا جلسہ گاہ تھا اور اس کے پیچھے جلسہ میں قیام کرنے والی خواتین کی رہائش گاہ تھی۔ان ہالوں کے درمیان گراسی پلاٹ میں M T A کا سٹوڈیو اور پرچم لہرانے کی جگہ تھی وہاں ایک سٹیج تیار کیا گیا تھا جس کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف جرمنی کا جھنڈا لہرا رہا تھا سامنے جرمنی کے تمام صوبوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔قارئین الفضل کی خدمت میں جلسہ کی مفصل رپورٹ پیش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگراموں کی تفصیل حضور کے دورہ جات کی رپورٹس میں شائع ہو چکی ہے اس لئے ان کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

جلسہ کی تیاری کا کام ہر سال وقار عمل کے ذریعہ ہوتا ہے امسال بھی 21 جون 2013 کو صبح ساڑھے دس بجے دعا سے وقار عمل کا آغاز ہوا پہلے دن ہی وقار عمل میں شامل ہونے والوں کی تعداد 200 احباب سے تجاوز کر چکی تھی اور پھر ہر روز اس میں اضافہ ہوتا گیا اور آخری روز 400 سے زائد ہو چکی تھی۔

27 جون بروز جمعرات معائنہ انتظامات کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً 8 بجے شام آپ جلسہ گاہ تشریف لائے۔

حضور اقدس مختلف مقامات پر گئے اور انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا آپ نے جلسہ مستورات کا بھی معائنہ فرمایا اس دوران جب آپ ہیومینیٹی فرسٹ کے سٹال پر تشریف لائے تو ناظمہ صاحبہ سے 10 یورو کی اشیاء ایک تھیلے میں ڈالنے کا ارشاد فرمایا جب آپ راؤنڈ لگا کر واپس آئے تو دیکھا کہ تھیلے میں 10 یورو سے زائد کی اشیاء ہیں جس پر حضور انور نے ان زائد اشیاء کی بابت دریافت فرمایا تو ناظمہ صاحبہ نے عرض کی یہ ہماری طرف سے تحفہ ہیں اس پر حضور اقدس نے فرمایا میں کیوں ہیومینیٹی فرسٹ سے چندہ لوں اس پر حضور اقدس نے ناظمہ صاحبہ کو اشیاء کی قیمت 30 یورو ادا فرمائی۔آپ معائنہ کے بعد جلسہ گاہ پہنچے۔آپ سٹیج پر تشریف لائے تلاوت قرآن کریم کے بعد آپ نے جملہ کارکنان جلسہ کو اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

بعدازاں احباب کھانے کیلئے چلے گئے۔

مورخہ 26 جون بروز بدھ کو ہی پرائیویٹ خیمہ جات نصب ہونا شروع ہو گئے تھے اور قریباً 2000 افراد جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔27 جون کو تو خیمہ جات لگ چکے تھے۔شعبہ رجسٹریشن کے کارکنان خندہ پیشانی سے احباب کی سکیننگ اور چیکنگ کر رہے تھے۔احباب بڑے سکون اور اطمینان سے ان مراحل سے گزر کر جلسہ گاہ پہنچ رہے تھے اس غرض کے لئے سات رستے بنائے گئے تھے جن میں ایک راستہ بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں اور بیمار اور ضعیف احباب کے لئے مخصوص تھا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو تین بج کر 15 منٹ پر باجماعت ادا کی گئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چار بج کر 20 منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی اس کے بعد مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے درس دیا۔7 بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔

حضور انور نے لوائے احمدیت اور محترم امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا جھنڈا فضا میں بلند کیا۔اس کے بعد حضور اقدس نے دعا کروائی جس میں جرمنی اور دنیا بھر کے احباب M T A کے LIVE پروگرام کے باعث اس دعائیہ تقریب میں شامل ہوئے۔

بعدازاں حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے مقاصد اور اس کی غرض وغائیت بیان فرمائی۔

پانچ بجکر 10 منٹ پر جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم ھبۃ النور فرخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو محترم میر نسیم الرشید صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم احسن سعید صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے پیش کیا۔بعدازاں

مکرم محمد اسحاق صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا عبدالغنی صاحب مربی سلسلہ و انچارج فرانسیسی ڈیسک لندن نے اعجاز القرآن کے موضوع پر کی۔خلافت سے محبت کے بارہ میں محترم نوید اقبال صاحب نے نظم پیش کی اس کے بعد مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے خطبات امام تزکیہ نفس کا ذریعہ کے موضوع پر تقریر کی۔

رات آٹھ بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے ملاقات کی جس میں مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء نے شرکت کی۔

اس میٹنگ میں شامل ہونے والے طلباء نے سوالات کئے جن کے حضور اقدس نے بڑی تفصیل سے جوابات دئے۔

10 بجکر 5 منٹ پر حضور انور نے جلسہ گاہ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو باجماعت ادا کی گئی۔شعبہ تربیت کی ٹیمیں علی الصبح احباب کو بیدار کرنے کیلئے صل علیٰ کا ورد کرتے ہوئے جگاتی رہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چار بجکر 20 منٹ پر نماز فجر پڑھائی اس کے بعد مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس دیا۔8 آٹھ بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔

سوا دس بجے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم انس احمد جاوید صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم مقصود احمد علوی صاحب معلم جماعت جرمنی نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ احمدیہ جرمنی نے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم حماد احمد صاحب اور مدثر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ پیش کیا مکرم حماد ہیر ٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین نے ہمارا زندہ خدا کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم مولانا سید حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے صحابہ کرام کی زندگیوں میں باہمی محبت واخوت کے نمونے کے موضوع پر تقریر کی۔

صبح 10 بجے جلسہ گاہ مستورات کی کارروائی کا آغاز حضرت آپا جان حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ صالحہ احمد صاحبہ نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرمہ نتاشہ رانا نے کیا۔مکرمہ صائمہ سعید صاحبہ اور مکرمہ ثوبیہ صاحبہ نے مل کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کلام حضرت سید ولد آدم نہات خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرمہ صفیہ چیمہ صاحبہ لوکل صدر لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ نے ایک احمدی عورت اپنے گھر اور معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کی ضامن ہوتی ہے کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرمہ ماریہ زبیر صاحبہ اور مکرمہ صوفیہ اوینسائیٹ صاحبہ نے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہوبش مرحوم کی جرمن نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرمہ خولہ ہوبش صاحبہ نے جرمن زبان میں مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ جرمنی نے بعنوان والدین اور واقفین نو کے فرائض اور ذمہ داریاں تقریر کی۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور تشریف لائے۔تلاوت ونظم اور تقسیم انعامات کے بعد حضور نے پُر معارف خطاب فرمایا۔

دعا کے بعد مستورات نے ترانے پیش کئے حضور انور تھوڑی دیر کیلئے بچوں والی لجنہ کے جلسہ گاہ بھی تشریف لے گئے۔حضور اقدس نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

تین بجکر 30 منٹ پر جرمن مہمانوں کے ساتھ پروگرام تھا جس میں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا حضور انور نے از راہ شفقت خود تشریف لا کر خطاب فرمایا جس میں دین میں خدا کا تصور کے بارہ میں واقعات بتا کر خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر کیا پھر سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے۔اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1290 تھی۔جرمنی کے علاوہ چالیس ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ اس میں شامل تھے۔میسیڈونیا۔مراکش۔ نائیجیریا۔عرب۔ترکی۔رشیا۔بلغاریہ۔البانیا۔ بوسینا۔بیلجیئم۔فرانس۔امریکہ۔یوکے۔ہالینڈ۔ نیپال۔Bahama

صومالیہ۔ایتھوپیا۔انڈیا۔سری لنکا۔پاکستان بنگلہ دیش۔آسٹریا۔سوئٹزرلینڈ۔ایران۔عراق سیریا۔وغیرہ

آج کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن ساڑھے پانچ بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم افتخار احمد صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم طارق احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے کیا۔مکرم نورالدین اشرف صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔بعد ازاں محترم امیر صاحب جرمنی نے دوممبران پارلیمنٹ کا پیغام پڑھ کر بتایا جس میں انہوں نے جماعت جرمنی کے جلسہ کے حاضرین کو سلام بھجوایا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہش کا اظہار کیا تھا۔اس کے بعد مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے،،عرفان ختم نبوت،، کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی۔اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہوبش مرحوم کی ایک جرمن نظم پیش کی گئی جس کا عنوان تھا خدا کی محبت میں کتنی لطافت ہے۔آج کی آخری تقریر محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی تھی جس میں آپ نے جرمنی جماعت کی ابتدائی تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا اور احباب کھانے کے لئے چلے گئے۔

آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات سے خطاب فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خان نے کی۔طالبات نے مختلف موضوعات کے بارہ میں سوالات کئے جن کے حضور انور نے تفصیل سے جواب دیئے یہ پروگرام 9 بجکر 50 منٹ پر ختم ہوا اس کے بعد حضور انور نے جلسہ گاہ مردانہ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری روز کا آغاز بھی 3 تین بجکر 15 منٹ پر باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔4 بجکر 20 منٹ پر حضور اقدس نے جلسہ گاہ مردانہ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کے بعد مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے درس دیا۔

8 بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔10 بجے آخری روز کے پہلے اجلاس کی کاروائی مکرم مولانا عبدالغنی جہانگیر صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم لمعات مرزا صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔مکرم میر شمیم احمد شامی صاحب نے نظم پیش کی۔مکرم مولانا محمد فاتح ناصر صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ نے کی جس کا عنوان تھا ''معاشرتی امن آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں۔''

بعد ازاں البانیہ سے آئے ایک مہمان نے نظم پڑھی اور طاہر رحمان صاحب نے نظم پڑھی۔ ''سیدنا حضرت مسیح موعود کا انداز دعوت الی اللہ'' کے موضوع پر مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے نظم پیش کی۔مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ نے ''تقدیر الٰہی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔ 4 بجے سہ پہر بیعت کی تقریب کیلئے حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے۔جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والے 67 مخلصین نے اور تمام حاضرین جلسہ نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔اس کے بعد حضور اقدس نے ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔اس کے بعد حضور انور کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت،نظم اور تقسیم انعامات کے بعد حضور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

جو تمام عالمگیر جماعت احمدیہ نے MTA کے ذریعہ سنا بھی اور دیکھا بھی۔آپ نے خطاب میں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں قرآن کریم کے اس ارشاد کہ آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کے بارہ میں آپ ﷺ کی زندگی میں ہونے والے واقعات کا ذکر فرمایا کہ کس طرح اپنوں اور دشمنوں سے حسن سلوک کر کے رحمت ہونے کا حق ادا کیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے دو کروڑ افراد کو امریکہ اور کینیڈا میں سیرت محمد ﷺ پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی اور اسی طرح برطانیہ کی پارلیمنٹ کو بھی آج دنیا جو تباہی کے کنارے کھڑی ہے اس کو اس تباہی سے بچانے کیلئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی۔اس پُرسوز دعا کے بعد مختلف گروپوں نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں ترانے پیش کئے۔حاضرین جلسہ بھی محبت و عقیدت سے ترانے ساتھ ساتھ گاتے جاتے تھے۔ اس 38ویں جلسہ کی روحانی برکات سے جھولیاں بھر کر لوگ اگلے جلسہ میں شامل ہونے کی تمنا لئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔جلسہ کی کل حاضری 31 ہزار 317 رہی۔

اسی روز شام سات بجکر 45 منٹ پر حضور انور کے ساتھ دوران سال بیعت کرنے والی 20 نومبائعات بہنوں اور 7 بچوں نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی ان میں جرمنی ترکی مراکش فلسطین اردن روس اور پاکستان سے تعلق رکھنے والی بہنیں تھیں۔ملاقات میں ہونے والی گفتگو کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوتا رہا تا کہ سب بہنیں حضور انور کی باتیں سمجھ سکیں۔امسال جلسہ سالانہ پر گاڑیوں کی پارکنگ کیلئے 6 مقامات پر 5038 گاڑیاں پارک کی گئیں۔

امسال جلسہ سالانہ کے جملہ امور کی سرانجام دہی کے لئے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ 23 نائب افسران جلسہ 170 ناظمین جلسہ 325 نائب ناظمین جلسہ اور 4100 معاونین جلسہ کو خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔اسی طرح مستورات کے جلسہ میں محترمہ ناظمہ اعلیٰ صاحبہ کے ساتھ ناظمات شعبہ جات 103 نائب ناظمات اعلیٰ 15 اور ناظمات جلسہ 375 معاونات جلسہ 3700 کو جلسہ کے جملہ انتظامات میں خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب اور مستورات کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ ان سب کا حامی وناصر ہو۔آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم رانا ندیم احمد صاحب ڈرائیور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ اقرأ نفیس صاحبہ بنت مکرم خالد نفیس صاحب آف چک نمبر 60 ر ب کھیم سنگھ والا کے نکاح کا اعلان مورخہ 12 دسمبر 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ہمراہ مکرم عمران احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب ساکن چک نمبر 30 ج ب ضلع فیصل آباد حال مقیم جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر بعد از نماز عصر کیا۔ دلہن مکرم چوہدری علی احمد صاحب المعروف لالہ، ساکن چک نمبر 60 ر ب کھیم سنگھ والا (اسیر راہ مولیٰ) کی پوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم راشد محمود گل صاحب معلم وقف جدید مانگا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ مجھے ایک بیٹے اور دو بیٹیوں کے بعد دوسرے بیٹے سے 19 دسمبر 2013ء کو نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام عطاء المنعم عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے، نومولود مکرم محمد اسحٰق صاحب چک نمبر 192 مراد بہاولپور کا پوتا اور محترم محمد انور چیمہ صاحب رحمان کالونی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، جماعت اور والدین کے لئے باعث فخر، قابل عزت وجود اور صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دار العلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی ساس کی بہو مکرمہ ماریہ نعمان صاحبہ زوجہ مکرم نعمان احمد صاحب چند دن بیمار رہنے کے بعد مورخہ 21 دسمبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 22 دسمبر کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں مکرم عبد الرشید صاحب صدر جماعت مغلپورہ لاہور نے پڑھائی اور تدفین کے بعد صدر جماعت نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم محمد اصغر صاحب باٹا شوز لاہور کی بیٹی اور مکرم حفیظ احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن غازی آباد کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا جس کی عمر 2 سال، خاوند اور والدین سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نیک، پرہیزگار اور پابند نماز تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل کیمپ

(بمقام (Karshi) نائیجیریا)

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال کانو نائیجیریا نے اطلاع دی ہے کہ 14 دسمبر 2013ء کو جماعت نے کانو سے پانچ سو کلومیٹر اور ابوجا Abuja سے 27 کلومیٹر دور ایک گاؤں (Karshi) کے مقام پر فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ اس کیمپ میں ایک اور احمدی ڈاکٹر ابراہیم صاحب ابوجا سے شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مکرم عبد الواسع عابد صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ پہلے مقامی امیر کے محل پہنچے تو خود تو بیرون ملک گئے ہوئے تھے۔ مگر امیر کے ڈپٹی اور امیر کی کابینہ کے ممبران اور سٹاف موجود تھے۔ مکرم ڈپٹی صاحب نے وفد کا استقبال کیا اور امیر کی کابینہ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنا تعارف کروایا۔ اس موقع پر لوکل میڈیا کے نمائندے بھی امیر کے محل پر موجود تھے۔ وہاں امیر کی تمام کابینہ اور سٹاف سمیت 40 افراد کا چیک اپ کیا گیا اور ادویات تجویز کیں۔ اس کے بعد فری میڈیکل کیمپ ایک مقامی ہسپتال کی عمارت میں منعقد کیا گیا تھا۔ دونوں ڈاکٹر صاحبان نے اس فری کیمپ میں 300 مریضوں کا علاج کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں برکت دے اور انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 2

ان کا پہلا تعارف تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ باہمی افہام و تفہیم کے لئے آپس کے اختلافات کو بھلانا ہوگا اسی طرح ترقی کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے، فرقہ وارانہ اختلافات سے اجتناب ضروری ہوگا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور سب کو ڈنر کے لئے مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر بھی بعض مہمانوں نے جلسہ سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔

تیسرا دن

آج جلسہ کا آخری دن تھا، مکرم امیر صاحب امریکہ کی صدارت میں جلسہ 10 بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم اور ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب نے مختصر سی نصیحت میں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ جس سے خدائی رحمت اور محبت ملتی ہے۔''

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر جماعت امریکہ نے تقریر کی۔

اسی دوران جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوگیا۔

حضور انور نے جو جرمنی میں خطاب فرمایا وہ تمام حاضرین جلسہ نے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے جلسہ گاہ میں سنا۔ الحمد للہ۔

حضور انور نے فرمایا:

امریکہ اور کبابیر کے احمدی بھی اپنے جلسہ کے ماحول میں بیٹھے ہیں وہ بھی یہ پیغام پہنچائیں۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی، جس میں تمام احباب جو امریکہ کے جلسہ گاہ میں بیٹھے تھے شامل ہوئے۔ حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ امریکہ کے جلسہ کی حاضری 6500 ہے۔ (اس خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل ربوہ 6 جولائی 2013ء کے صفحہ 1-2 پر شائع شدہ ہے) اس طرح ہمارا یہ جلسہ حضور انور کی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ میں نمائش

جلسہ میں نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ ہر سال بڑی محنت شاقہ کے ساتھ بہت ہی خوبصورت نمائش لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس کے ساتھ ہی بک سٹال بھی لگایا گیا جس میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر موجود تھا۔

جلسہ خواتین

خواتین کا الگ جلسہ کا سیشن بھی ہوا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے کی۔ اس موقعہ پر بھی تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1- وجیہہ چوہدری صاحبہ۔ ''آنحضرت ﷺ کا برداشت کا نمونہ''

2- صدف اعجاز صاحبہ۔ ''اس معاشرہ میں بچوں کی تربیت کا طریق''

3- نمود سحر رحمان صاحبہ۔ ''اس معاشرہ میں بچوں کی تربیت، جوانی کا زمانہ''

اس موقعہ پر تعلیمی ایوارڈز بھی تقسیم کئے گئے۔

دوسرے سیشن میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1- سلمیٰ اعظم صاحبہ۔ ''روزمرہ کی زندگی میں خدا تعالیٰ کو پانے کے طریق''

2- Ms Terez Varkonyi نے The Road Less Traveled کے موضوع پر کی۔

3- اس کے بعد محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ نے خطاب کیا کہ ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا۔

روزانہ جلسہ کے اختتامی سیشن کے بعد مختلف قسم کے پروگرام بھی ہوئے جن میں دعوت الی اللہ ورکشاپ، سپینش ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، وقف نو کا پروگرام (یہ بچوں اور بچیوں کے الگ الگ پروگرام ہوئے) اور رشتہ ناطہ کی ورکشاپ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں جلسہ کے پروگراموں سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی گارڈز کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ / امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے بنام ایڈمنسٹریٹر جلد روانہ کریں۔ ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ کا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست دہندہ کی عمر 25 سے 35 سال ہو اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ درخواست پر فوری رابطہ کے لئے فون نمبر ضرور لکھیں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے 047-6215646 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب جنرل سیکرٹری ناروے

31واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ناروے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو مورخہ 21، 22 ستمبر 2013ء بمقام بیت النصر اوسلو 31واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

21 ستمبر 2013ء

جلسہ سالانہ کی روایات کے مطابق مورخہ 21 ستمبر بروز ہفتہ باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ 11:30 بجے محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ ناروے کا جھنڈا محترم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ نے لہرایا۔

جلسہ سالانہ میں ناروے کے دور دراز علاقوں کے علاوہ سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور برطانیہ سے احباب تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود کی جلسہ کے موقع پر کی گئیں دعاؤں کے وارث بننے کے لئے اور روحانی مائدہ سے استفادہ کرنے کے لئے سفر کی تکالیف برداشت کیں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

افتتاحی اجلاس: 11:40 بجے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اُردو اور نارویجین ترجمہ کے بعد مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔

12:20 بجے نظم کے بعد اجلاس اول کی افتتاحی تقریر محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے کی۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔

دوسری تقریر محترم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ نے نماز اور اس کی اہمیت کے موضوع پر کی۔

اعلانات کے ساتھ اجلاس اول کا اختتام ہوا اور تیاری نماز وطعام کا وقفہ ہوا۔

اجلاس دوئم: اجلاس دوئم کی صدارت محترم مبارک احمد صدیقی صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اُردو، نارویجین ترجمہ سے ہوا نظم کے بعد محترم سید کمال یوسف صاحب صدر قضاء بورڈ ناروے وسابق امیر ومشنری بلاد سکینڈے نیویا نے ''خاتم النبیین'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم ہارون چوہدری صاحب مربی سلسلہ نے نارویجین زبان میں'' آنحضرت ﷺ بطور امن کا شہزادہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر ایک نظم کے بعد اُردو تقریر سیرت حضرت مسیح موعود مکرم نبیل احمد ناصر صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ معزز نارویجین مہمان Yassine Arakia حکمران پارٹی Høyre سے ہیں اور اوسلو کونسل کے ممبر ہیں انہوں نے جلسہ کی مبارکباد اور دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ پہلے دن کی حاضری 768 مرد وزن رہی۔

22 ستمبر 2013ء

نماز تہجد 5:15 بجے ادا کی گئی اور درس قرآن دیا گیا۔

اجلاس سوئم: محترم نور احمد بولستاد سابق امیر جماعت احمدیہ ناروے نے جلسہ کے تیسرے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ اُردو، نارویجین کے بعد حضرت مسیح موعود کا پُر معارف منظوم کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا۔ محترم نور احمد بولستاد صاحب نے ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

نارویجین زبان میں دوسری تقریر محترم یاسر فوزی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کرسچن ساند نے۔ حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے کے موضوع پر کی۔ نارویجین زبان میں تیسری تقریر محترم فیصل سہیل صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کی تھی۔ واقعہ صلیب کی حقیقت کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار نے حسب روایت اُن احباب و خواتین کے اسماء کا اعلان کیا۔ جو دوران سال وفات پا گئے تھے۔ تاکہ شاملین جلسہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ طعام اور نماز کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔

اختتامی اجلاس: اختتامی اجلاس کی صدارت محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے کی۔

تلاوت ونظم کے بعد محترم امیر صاحب نے بتایا کہ دو بیعتیں نصیب ہوئی ہیں۔ اس کے بعد نارویجین معزز مہمان Åsmund Aukrust جن کا تعلق لیبر پارٹی سے تھا اور پارلیمنٹ کے ممبر ہیں تشریف لائے۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ لیبر پارٹی اور جماعت احمدیہ کا آپس میں مضبوط تعلق ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سُنایا جو انہوں نے اس موقع پر بھجوایا تھا۔

اختتامی تقریر محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ناروے کو 104 ملین کرونر کے خرچ سے ایک عالیشان خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ بیت النصر کو ناروے کی آرکیٹکٹ وانجینئرز ایسوسی ایشن نے اسے اہم عمارتوں میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ اوسلو کونسل کی طرف سے آج openday رکھا گیا تھا اور 41 نارویجین نے اس بیت الذکر کا وزٹ کیا ہے۔ بیت الذکر کی تصویر بھی کونسل کے رسالہ میں دی گئی ہے۔ اس طرح جماعت کا تعارف ہزاروں افراد تک ہو چکا ہے۔

آپ نے تین تحریکات کا ذکر فرمایا:

اوّل: کرسچن ساند میں مشن ہاؤس اور مربی ہاؤس اور بیت الذکر کی تعمیر۔

دوم: نارتھ کیپ میں بیت کی تعمیر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب 1993ء میں وہاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ اگر جماعت ناروے کو یہاں بیت تعمیر کرنے کی توفیق نہ ہوئی تو جماعت عالمگیر یہاں بیت تعمیر کرے گی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے خلیفہ کے وعدہ کو پورا کریں۔

سوئم: بیت النصر سے ملحق گیسٹ ہاؤس کی تعمیر۔

اس کے بعد اختتامی اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ حاضری ایک ہزار 66 مرد وزن رہی۔

☆☆☆☆☆

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔دسمبر

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:14

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ 0476212922
03346360340-03336706696

گل احمد، نشاط، اتحاد اور فردوس کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: 92-47-6213312

کیونکہ ہم رکھتے ہیں اپنوں کا خیال
وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
کھدر 3P۔ کھدر 4P۔ کاٹن اتحاد فردوس۔ لیلن۔
دول مرینہ۔ گرم شال۔ چائنہ شرٹ۔ بوتیک شرٹس۔
شائستہ بوتیک پر زبردست سیل جاری ہے۔
تمام ڈیزائن 2013ء کے ہیں۔ آئیں اور فائدہ اٹھائیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان مارکیٹ کے اندر ہے۔ 0333-6711362

FR-10

خان پراپرٹی کنسرن
ربوہ میں پلاٹ/مکان کی خرید وفروخت کے لئے
با اعتماد ادارہ جس پر آپ مکمل اعتماد کر سکتے ہیں۔
اجازت نامہ نمبر 2048 / 2056
رابطہ: 0331-7798004
0321-3261597

جائیداد برائے فروخت
1۔ مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔ کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590
0336-7064942

اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
اتحاد کاٹن + جرمن لیلن + گرم دول۔ینہ + اتحاد کھدر 4P + سٹار کھدر + مرینہ شرٹ + لیلن شرٹ اور شال کی
تمام ورائٹی مناسب ریٹ پر
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238